اینجانب

فریاد بیکسی پہ کسی کو نظر نہیں
دیتا ہے کون عاشق دلگیر کا جواب

افسوس۔ ملک واڈیروں کی شاعرانہ ذہنیت نے اس بیچارے سادے ملک کی بیچارگی میں خوب خوب گپ شپ ڈال رکھی ہے۔ کرم اشارات کے طاعون کی زدوں سے ... کا ... کر کے ... ہو گیا۔ پردہ دار اصحاب کی دلی مرادیں بر آنے لگیں اینجانب تو اور ہی خیال میں مگن رہے تھے۔ ملک نے کچھ اور ہی کر دکھایا ہے

اور بجا خیالیم ملک ور چہ خیال — آنچہ کہ ملک کرد ملک را چہ مجال

اینجانب کا خیال ہی غلط بلکہ سراسر غلط رہا یہی سچ ہے زندگی اور خانہ داری کے ... جھگڑے اور ... میں۔ خانہ داری کے ... بیٹھے اور ان کے جھگڑوں کی ... اور ... کا سوال ... چاہیئے۔ اور شہریوں کی ... صنعت پر کلام ... ان کے ہیں ... بہن کر بیٹے ... سر بازار ... ایک کا کام نہیں۔ یہ صرف پردہ کے ... کی ... جو ... کی ... ہیں۔ حضرت ... تمام ... بے پردے ... اپنے دل کی ... کو دل ہی دل میں گھوٹ گھوٹ کے ... اور ... کو ذرا کسی ... کا ... ہو جاتا ہے ... جو ٹی کے ... کا ... ہی ... ہیں دل و جگر پر آری ... ہیں۔ ... شک ... ان ہے تو ... مرتبہ اس ... ہی ... کے ... چلتے پھرتے ... انداز ... اپنے ... ہو رہے ہیں ... کی ... کرنے ... کر ... ہو جاتا ہے اور ان کے ... سکوں سے ... کا ... کے پردے ... بے پردہ ... کر کے ... سے لگتا ہے۔ اینجانب نے ... پردہ ... اصحاب اور پردہ ... خاتونوں کو ان خوش نصیبوں ... ہی ... کا ... پایا ہے جیسا آپ ... ایسے ... سے ... کے دوست ملیں گے جنہوں نے اس خاص ... میں نام پایا ... چند باب ... کا نام ... ہے جہاں ... دنوں کی ... مسلمانوں کا ... ان کی ... کا رنگ ... کے ... پر

پردہ اٹھا دیا جاتا ہوگا۔ مگر اینجانب تو اگلی بے پردگی کو ننگ بازوؤں کی جوم ... کی وجہ سے پردہ ہی میں ... رہے ہیں اور سچ بھی ہے ان کا پردہ عین بے پردگی میں آنکھوں والوں ہی کے دیکھنے سے محسوس ہوتا ہے۔ اگر ان کی نظروں میں بے پردہ کہلائی دیکھا ہی جو دست ... ہو جائے ... زر و براد ... کی طرح ہر ایک کی باہم ... ہو جائے۔ اور ہی ... اپنا ... کوئی ... ہم تو اس ... جو ... کے قرآن میں کہ ہے کوئی ... کے ... حسن ... عام طور پر ... ہے اور بے ... سے ... کھلی بازی کرنے کو ... ہاتھ ... ہے ... میں ایسے ... حسین شباب ... کے ... ہی تماشہ بینوں کی قسموں کا ... میں سے بے تاب ہو کر ... عجیب ... اور حیرت انگیز نہیں ہے۔ ایسے لوگوں ... سلام کی خواہش ... کی ... صرف کام سے مطلب کیا ان ... پردہ ... کی گرم گستری قابل تحسین ... داد نہیں جن کی بدولت ... ان کی بے ... کی حسن پرستی حاصل ہوتی ہے ؎

سنت باندھ آئے تو بڑا کیا ہے

حضرت ... صاحب ... ایسوں کے مددگار ہی ... کے ... گرہ کٹوں میں گنے جاتے ہیں۔

دریغ از چرخ دولابی کہ ہر روزہ بجائے افگندہ دل فروز

تناسخ کا مسئلہ اینجانب کے ذہن نشین ہو گیا تھا۔ اس لئے کہ ... برسات ... رات دن ... سورج اور تاروں کو ... چھپتا اور ... کے ... آتا دیکھتا اور ... تھے کہ اسی طرح ہر ذی حیات کا ... ہوتا ہوگا۔ مگر ... جو حوادث ارضی و سماوی سے آئے دن انسان اور حیوان ... ہو رہا ہے اور کوئی بھی زلیخا کی جوانی کی طرح ... نہیں آتا ... میں ... ہے کیونکہ ہر روز ایک ... آنکھوں کے سامنے ... ہے۔ ہر ایک کو فرشتۂ اجل دم ... کر دم توڑنے پر مجبور کر رہا ہے۔ اچھا ... کی طرح ... حسرت ... کے عدم آباد کو ... ہے ... کی طرف ... نہیں دیکھتا عدم آباد سے ... ہی آواز سننے میں نہیں آتی ہے کہ کوئی ... ہی کہتا ہو ... میرے ... کیا حال ہو میرے بعد ... تناسخ ... کوئی صاحب کس طرح اطمینان کر سکتے ہیں۔

دریغ ادیب

یاران ہم قالب

نظم ہو یا نثر اگر ظرافت کی چاشنی نہیں تو طعام بے نمک ہے

جناب اڈیٹر صاحب - میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ بچگانہ رنگ کسے کہتے ہیں اور کیسا ہوتا ہے۔ اور اس کی خاص علامت کیا ہے۔ مختصر جملے میں ہم بچگانہ رنگ کے اصل کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں اپنے جذبات دلی کو ہنسانے والے الفاظ اور دل خوش کن فقرات کے ساتھ نظم یا نثر کا لباس پہنا کر اخبار کے کالموں کو سجانا بچگانہ رنگ ہے۔ اگر میرا خیال کسی حد تک صحیح ہے۔ اور آپ کو آپ کے ارکان دولت کو میری رائے سے اتفاق ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ہر قسم کے مضمون میں وقائع نگار ظرافت اور خوش طبعی کی تازہ روح پھونک سکتا ہے جس سے کہ عام دلچسپی ممکن ہے۔ وہ کون ایسا روحانی مشکل ہوگا جو ظرافت کو پسند نہ کرے۔ میں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ ظرافت ظرافت کی حد تک ہو۔ بعض نو آموزگان کی طرح۔ جو ہزل کو ظرافت سمجھتے ہیں مجھے یاد پڑتا ہے کہ دہلی پنچ میں ایک جملہ درج تھا کہ بچگانہ رنگ کو نئی تہذیب والے تعلیم یافتہ اشخاص پسند نہیں کرتے۔ اس خیال سے دہلی پنچ کے بند کرنے میں کوئی قباحت تو نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ دہلی پنچ کے بند کرنے کی رائے دی جاتی۔ ہمارے مضمون نگار دہلی پنچ کو ایسا خوشنما بنانے کی کوشش کیوں نہیں کرتے کہ نئی تہذیب والے ہر وقت سینہ سے لگائے رہیں۔ اب ہم سے یہ پوچھئے کہ وہ کیا طریقہ ہے۔ سنئے ہم بتاتے ہیں۔ ذرا توجہ سے سنئے۔ زمانہ کے ساتھ مضمون نگاروں کو بھی پلٹا کھانا چاہئے۔ جہاں تک بنے نئی تہذیب کی دھجیاں اڑائیں۔ رنگینوں کے برش سے دہلی پنچ کے کالموں کو سیاہ کریں۔ لندن کی آوارہ اور خود غرض لیڈیوں کے کارنامے درج فرمائیں۔ آنکھیں میچ کر پردے کی مخالفت پر کمر باندھیں۔ تعلیم نسواں پر یہاں تک قلم فرسائی کریں کہ شریف پردہ نشین عورات گلی میں بے تحاشا ننگے منہ پھرتی ہوئی نظر آنے لگیں۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ آرٹیکل کا ہر ایک لفظ ظرافت کا بہروپ ہو۔ [illegible] لکھا جائے تو میم صاحب کا حسن کا بیان ہو تو پرستان لندن کا [illegible] بنائی جائے۔ فی زمانہ جو نظم اور ناول کا رواج ہے۔ وہ [illegible] کی ضرورت نہیں ہے ایک صاحب بہادر اور ایک میم صاحب [illegible] پی رہی [illegible] کے الفاظ [illegible] جام [illegible] بچگانہ رنگ میں شامل کر دئیے جائیں۔ [illegible] تشبیہ [illegible] کلاس استعمال ہوں [illegible] پنچ کے [illegible] بالکل فراموش کر دیں [illegible] ظرافت کے عوض [illegible] مثال میں [illegible] کی تعریف [illegible] زبانی رہے۔

ہمارے دوست [illegible] اپنی [illegible] میں ہم کو [illegible] کیا ہے ہم [illegible] دہلی اڈیٹر [illegible] کی وجہ سے ہمیں کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے [illegible] محنت سے اور [illegible] ساقی [illegible] کیا تھا۔ آج [illegible] سال [illegible] رخصت ہو گئی مگر ساقی [illegible] ہمارے ساقی [illegible] نمک [illegible] نہیں [illegible] مشتاق ہیں۔

سرا قصہ مختصر [illegible]
ظرافت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے

فقط۔ مضمون نگار۔ [illegible]

[illegible] ساقی [illegible] آپ [illegible] سال [illegible] ساقی [illegible] میں [illegible] مضمون نگار [illegible] صاحب ہیں۔

تم [illegible] صاحب [illegible] یاد کیا کرتے ہیں [illegible]

مسٹر اڈیٹر

تسلیم آپ نے کسی پرچہ میں [illegible] بات تو ہے [illegible] آپ ہی کے [illegible] میں [illegible] آپ [illegible] کہ [illegible]

تھے وہ بلا اشتہار نہیں ہوتی۔ اس سے اخبار ہی بند کر دیا جائے کہ ایڈیٹر کی بخشش سے آپ کو ... صاحب کو نجات ملے۔ ... سے بھی پھر بجا سے رو بحث چھٹ۔

آپ جان سکتے ہیں کہ آپ کے اخبار کے بہت سے خریدار محض ... کی وجہ سے ... اخبار ... اصلاح ... جو بیچتے ہیں ... ایک ... سب نہیں ... جائے۔ اگر ... بند ہو تو اس کے ساتھ اخبار ہی بند کر دیا جائے۔ آپ ... لگا دیا ہے تو آپ ... وقت ... دو چار سطریں لکھ دیں۔

اس پر قریب نصف الفضل اخبار کا صفحہ اشتہاروں سے کیوں روک دیا گیا ہے۔ ہمارا خیال تو یہ تھا کہ آپ کا اخبار سب سے زیادہ خبریں دیتا ہے اور شاید اس کے متعلق ایک ... تو ہم کو ... ایک صفحہ اور ... بہرحال آپ کی نظر بھی پر ہے۔ اچھا بھائی۔ ہو گئی ... اور اخبار ... اپنے اخبار کا حجم بڑھا رہے ہیں ... آپ ... ہیں۔

آپ اپنے ایڈیٹر سے ایک ... جاری کریں۔

قیصر از بھوپال۔ ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء

نوٹ۔ حضرت ایک ... جلتے ہوئے ... ہند ... ہیں۔ ... حضرات ... طرح ... جو ... ہیں گے ... اور ... کان ہیں ... کیسے ... ہاں آپ ... قلم ... نہیں تو ... سب ... ہو جاتی ہیں ... کرتے ہیں ... جاری رہے گا۔ (ایڈیٹر)

ایڈیٹر صاحب۔

کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ سید ... صاحب ... کیا حشر ہوا ... ان کے ... نہیں ... کیا وہ غائب ہو گئے۔ یا غضب ... گئے۔ بہرحال ... آپ مجھے اس کی اطلاع دیجئے۔

قیصر از بھوپال۔ ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء

نوٹ۔ ... سے دریافت کیجئے (ایڈیٹر)

حضرت ... نے ... رنگ ... کیا کہنا ... آپ سے ... حضرت ... کہ آپ کے ... جائز ہے یا ناجائز۔

خیر اگر آپ نے اس ناجائز کام کے ارتکاب کیا ہی تو کیجئے کہ اس رنگ بھرنے کی کیا ضرورت تھی۔ بقول ایڈیٹر اصلاح سخن مضمون الیسا دیا گویا پہلے ہی پہچ کو دیا اسلامی بنالی۔ مرحبا۔

ایڈیٹر اصلاح سخن نے خوب لکھا ہے۔ واہ رے شیر کیا کہنا۔

قیصر از بھوپال۔ ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا، بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

بے مذہب بگڑا

میرے پیارے اور لاڈلے ایڈیٹر مسلم۔ فی زمانہ اس ہندوستان میں بہت سی خرابیاں ایسی پھیلی ہوئی ہیں کہ روکے نہیں رک سکتی ہیں۔ جیسے آزادی خود پسندی۔ ہٹ دھرمی۔ بے نفسانی۔ اس قسم کے روزانہ حالات جو ہماری نظر سے گزرتے ہیں تو بے اختیار طفل اشک ہماری آنکھوں سے نکل نکل کر دامن مژگان سے مچل مچل کر چاک گریباں سے سنبھل سنبھل کر فرش زمین پر ٹپ ٹپ گرنے لگتے ہیں۔ اسی وجہ سے تو ہمارے نئی روشنی کے حضرات نئی روشنی والوں کو تعجب سے دیکھتے ہیں۔ اگر جوش محبت میں والدین اپنے جوان اور نوعمر اور سن آغاز لڑکوں کے ساتھ اپنے فرائض منصبی ادا کرنا چاہیں تو یہ جواب ہے۔

واہ واہ۔ اچھا فرض ہے۔ کسی کی جان جاتی ہے۔ کسی کا دم نکلتا ہے۔ یہاں تو ہم بے موت مرے جاتے ہیں۔ نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔ آپ کو فرض کی پڑی ہے۔

(۱) اور تماشا خواب آزادی۔ نہ پاس بزرگی۔ نہ لحاظ خوردی۔ نہ خوف خفگی اور نہ خیال بہتری۔

(۲) اور رواداری سے خودی۔ نہ خدا کی عبادت۔ نہ رسول کی محبت۔ نہ بزرگوں کی اطاعت۔ نہ خیال انصاف۔

(۳) اور شان دوستی صحبت۔ نہ ثبوت و دلیل نہ آداب صحبت۔ نہ عظمت شریعت نہ راہ طریقت۔ نہ مسئلہ حکمت۔ نہ لحاظ بے اعتنائی۔

(۴) اور ماشاء اللہ ہٹ دھرمی۔ نہ پاس عزت۔ نہ خیال ذلت۔ نہ طریقہ ... نہ خیال بے وفائی۔

(۵) اور واقف رستہ ... نہ کوئی طاقت ہیں جسم ... نہ ہمت جس ... برابر ... تکبیر ... سر ... ادائی۔

یہ تو ہی تہذیب ہے کہ ہمارے اس ہند کو غیر آباد اور بے بنیاد کرنے کا کسی روز ... دکھلائے گی اور ... تختہ ہند ہی الٹ جائے گا

اور صاف و چٹیل میدان مثل بابل اور نینوا کے اس ہند کا رہ جائے گا۔ ہر کس بخیال خویش۔

مرسلہ۔ محمد طراز منظریف الدہر فتحپوری۔

یہ شادی خانہ آبادی کرے گی خانہ بربادی
قیامت کے ستم ڈھائیگی بیشک دوسری شادی

دولہا نوشہ بیوہ سے عقد ثانی مشکور جو زوجہ کی زندگانی میں تمہاری جوانی کو مبارک دست عکس میں کنگنا اور روئے عکس پر مقنع تمہ سیاہی کے سہرے آپکو اور آپ کے منہ کی جواب کو سلامت۔ کیوں جی بہر تصور تو دریافت کریں۔ تم نے تو یہ ڈیڑہ سو روپے قرض کرکے مانگے جانچے کے گہرے ہیں اذہانی آدمی جوانی بناسن مانا نکاح پڑھوا کر وہ مثل صادق کر دکھائی ہے

بوڑھے منہ مہاسے ٭٭ لوگ چلے تماشے

اور اگر تمہاری زوجہ بھی تمہاری طرح رنگ لائیں۔ اور وہ بھی ڈگر چلنے کو بھی کچھ کرے

تو ایک کرے گا تو میں سو کرکے رہوں گی بچھ کم نہیں میں بھی
تجھ سے بھی سوا کھائی ہے قوت کی دوائی بیٹے مرے بھائی

تیار ہو گئیں۔ تو اس میں شبہ نہیں کہ تم کو بے آئے لقمہ موت ہونا پسند ہو جائے اور کچھ نہ ہو گا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تم میں نہ وہ زری قوت ہے۔ اور نہ مال کمر کی طاقت ہے۔ جو دو جوروؤں کی خاطر خواہ نان نفقہ اور خوش مزاج کر سکو۔ میاں ایک نہ ایک کو آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں آپ سے آپ خیر باد کہنا ہو گا۔ ورنہ وہ مثل ہو گی۔ دو جورو کے بھی بچے ہوتے ہیں تعجب نہیں آپکو چند روز میں انگلی پر ڈال کر عدم کا رستہ بتائیں۔ اور بعد آپ کے اسیطرح دوسرے و تیسرے نکاح کو تیار ہو جائیں۔ مگر تم بھی سمجھ لوگے آپ مرے جگ پرلو۔ یا یوں کہو ہے

گر لطف مے کشی کا گیا جام جم گیا تو آباد ہے طلسم جہاں جب دم کیساتھ

اچھا یوں ہی سمجھو۔ بھلا کیا ہے۔ تم جانو۔ تمہارا کام ہے

ما بہ چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

ہم جیسا تمہارے بیاہ کے خیال سے تمہارے ہم خیال ہوتے ہیں اور تبھی کردنی بر خود ہوتے ہیں۔ میاں تمہارے ساتھ ٹھٹھی کرنا بھی بیفائدہ ہیں

کچھ ہول جاتا ہے۔ کیونکہ تمہیں نوشاہ نے کو ریشمی اچکن دی۔ آستینوں کو سر کرچلے پاجامہ دیا ازار بند کچھ پیٹے۔ ٹوپی و کمربند قیمتی ہے پیٹے۔ دوسری اور نہیں برنگیہ کرنا بھی خلاف دانائی ہے۔ تمہارے اور زوجہ کے جوڑے کے کپڑوں کی قیمت کی بابت چند صفائی ہے۔ واللہ کیا خوشنمائی ہیں سے ہم نے یہ غزل کر ہدیہ دی خوشی آمدنی پیش سہرے کی صورت میں تین شعر کی غزل بنائی ہے سنئے۔

سہ اشعار غزل بطور سہرا

مبارک بیوہ کی شادی کا سہرا	مبارک بیوہ کی شادی کا سہرا
مبارک دوسری شادی کا سہرا	مبارک خانہ بربادی کا سہرا
یہ سہرا دیکھ کر یاد آیا ہم کو	مقرر ہے کی دادی کا سہرا

مرسلہ ایک براتی۔ بقلم ظریف الزمان

از قصبہ دہلی۔ ضلع مظفر نگر

الٰہی کیسی کیسی صورتیں تو نے بنائی ہیں
کہ ہر صورت کلیجے سے لگا لینے کے قابل ہے

آج ہم ایک قاضی القضات کے ساتھ ایسے مقامات پر گزرے کہ ایک سے ایک دلفریب حسین نوخیز ابھی ستانا ماؤں پر و بیگمان محبت کو شاد دیتے کو تیار اور مستعد کھڑی رہتی ہیں کیا کہیں سے

اللہ کی قدرت کا تماشہ نظر آیا

جیسے بی بی راجا جان شہزادی رانی دو نوخیز نوجیون جو چند عمر جیتی ہیں۔ اور ابھی تم خدا جانے الفت محبت سے بھی رشتہ ناس انہی بچی و جلے ہی ہلال میں دلبرکش رنگ و زیب نازو ادا بھی رسیلی آنکھیں پتلی پتلی باتیں ناذک نازک لب سگندا یا ہوا جوبن۔ دل مثل سوسن جیسے کے سیاہ سیاہ بال سرخ سرخ گورے گورے گال کیسا ہی یار سائیں نہ دیکھے ممکن نہیں کہ اس کی رال ٹپک جائے۔ یہ تعجب آئندہ کے ہر کاسنے جانے کے قابل نہیں چند سال کے لیے ہی اس فروش الحسن کو اپنی دیدہ نظر کا گیا پانی بیٹ کو تیار ہو جانے کے نیز کو خود سے چلاک کر لینگے۔ سینکڑوں کا اپنے قہر و غضب سے دنیا سے ملک عدم سے قصہ پاک کرینگے۔ آہ یہ سب سے فدا ہو جانا ہو تم آگئے آگے۔ قیامت اٹھینگے برلنت جیک کر یہ خوبروئی میں سالہاسال الفت۔ نہ حق کالا جاتا دو دن جو سمجھے کر الفت محبت کا بڑا دو شیاکر تم ہو ہم ہیں کہ اپنا حاصل کرتا ہو اور کون انکی وقعت کو